© rasailojaraid.com

غرض قیمتی چیز دین کی قربانی دے کر اگر کوئی مادی چیز معاوضہ میں مل بھی گئی تو کیا ہوا۔ حسب ارشاد قرآن کریم اتستبدلون الذی ھو ادنی بالذی ھو خیر یعنی خیر اور اعلیٰ چیز دے کر تم ادنیٰ اور کمتر بی شے اس کے بدلہ میں کس طرح لیتے ہو۔ اکبرؔ نے کیا خوب کہا ہے ؎

ترقی پاتے ہیں لڑکے ہمارے نور دیں کھو کر ؎ غضب یہ ہے کہ بجھ جاتے ہیں تب جاکر چمکتے ہیں

یعنی اس علم میں حرارت دینی، عقائد اسلامی۔ اعمال شرعی کی روشنی گل ہو جاتی ہے۔ پس ایک مسلمان کا لڑکا اگر انگریزی علوم سے واقف اور اچھا خاصہ جنٹلمین ہے۔ صورت پرستی، اداکاری کی دنیا میں اسے خوب باریابی حاصل ہے۔ لباس کے سنگار میں مہارت حاصل، زلف آرائی، ہیٹ پتلون کی سجاوٹ رکھتا ہے۔ صاحب خانہ، کلبوں اور پارٹیوں میں اس کی آؤ بھگت ہوتی ہے۔ اور بالفرض کسی عہدہ پر فائز ہو کر دنیا بھی کمانے لگا تو کیا ہوا۔ اگر اس کے ساتھ دینداری عنقا ہو گئی جو اصل چیز اور قیمتی متاع تھی۔ اکبر نے سچ لکھا ہے ؎

نہ نماز ہے نہ روزہ نہ زکوٰۃ ہے نہ حج ؎ تو خوشی ہو اس کی کیسے کوئی سب زچ ہے کوئی حج

(باقی)

پہلی جلد ختم

الحمدللہ کہ محدث اپنے سفر کی ایک منزل طے کر چکا یعنی اس کی پہلی جلد کا یہ آخری نمبر ہے۔ اب آئندہ ماہ اپریل سے اس کی دوسری جلد شروع ہو گی۔ جو صاحب اپریل ۱۹۴۶ء سے اس کے خریدار بنے ہیں ان کا سالانہ چندہ اسی نمبر پر ختم ہو جاتا ہے۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ "محدث" برابر ان کے پاس پہنچتا رہے تو وہ فوراً ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر منیجر کے نام بھیج دیں۔ اگر ان کا چندہ نہیں آئے گا۔ تو رسالہ اُن کے نام بھیجنا بند کر دیا جائے گا۔

کوئی صاحب وی، پی پہنچنے کا انتظار نہ کریں، اور نہ وی، پی بھیجنے کا ہم سے مطالبہ کریں، ہم نے وی، پی بھیجنے کا اپنے ہاں قاعدہ ہی نہیں رکھا ہے۔ لہٰذا جس کو خریداری منظور ہو وہ چندہ (ایک روپیہ) بذریعہ منی آرڈر بھیجے۔ اور منی آرڈر کے نیچے (کوپن پر) اپنا پورا پتہ صاف صاف یا نمبر خریداری ضرور لکھے ۔۔۔ بعض لوگ اکہرا خط لکھ کر جواب کا انتظار کرتے ہیں اور جب جواب نہیں پہنچتا تو پھر شکایت لکھتے ہیں۔ حالانکہ جواب طلب باتوں کے لئے جوابی پوسٹ کارڈ آنا ضروری ہے۔ اکہرے خطوط کے جواب کے ہم ذمہ دار نہیں۔ (منیجر)

جناب شیخ حاجی عبدالوہاب صاحب پرنٹر و پبلشر و ایڈیٹر نے جید برقی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر رسالہ محدث دارالحدیث رحمانیہ دہلی سے شائع کیا

© rasailojaraid.com